سوال

(140) کعبہ کے رکن یمانی کو چھونے کا حکم؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

طواف کے دوران کعبہ شریف کے جنوب مغربی رکن کی طرف اشارہ کرنے یا اسے چھونے کا کیا حکم ہے؟ اس کے نزدیک کتنی تکبیریں کہنا چاہئیں اور حجر اسود کے نزدیک کتنی؟ ہمیں مستفید فرمایئے۔'' (عبدالرحمن۔ع۔ا)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

طواف کرنے والے کےلیے ہر چکر میں حجر اسوداور رکن یمانی کو چھونا جائز ہے۔ جیساکہ اس کےلیے بالخصوص حجر اسود کو ہر چکر میں بوسہ دینا اور چھونا مستحب ہے۔ حتیٰ کہ آخری چکر میں بھی اگر اسے بغیر مشقت یہ بات یسر آسکے اور اگر مشقت ہو تو اسے دھکم پیل کرنا جائز نہیں۔ اس صورت میں حجر اسود کی طرف ہاتھ سے چھڑی وغیرہ سے اشارہ کرلے اور تکبیر کہے۔

جہاں تک ہمیں معلوم ہے، رکن یمانی کے متعلق کوئی ایسی چیز وارد نہیں ہوئی جو اس کی طرف اشارہ کرنے پر دلالت کرتی ہو۔ اسے صرف چھونا ہی کافی ہے اگر یہ بغیر مشقت کے ممکن ہو اور چومنا نہیں چاہیے اور ساتھ یہ پڑھے:

((بِسمِ اللہ، وَاللہ اکبر یا اللہ اکبر))

اور اگر مشقت ہو تو اسے چھونا مشروع نہیں۔ اپنے طواف میں بغیر اشارہ یا تکبیر کے آگے چلتا جائے۔ کیونکہ یہ بات نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہوئی ہے، نہ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے۔ جیساکہ میں نے اپنی کتاب التحقیق والایضاح لکثیر من مَسَائلِ الحج والعُمرۃِ والزِّیارۃ میں واضح کردیا ہے۔

رہی تکبیر تو وہ ہی صرف ایک بار کہنا چاہیے اور مجھے کوئی ایسی چیز معلوم نہیں جو تکبیر کے زیادہ بار کہنے پر دلالت کرتی ہو۔ حاجی اپنے پورے طواف میں جو شرعی اذکار اور دعائیں آسانی سے پڑھ سکتا ہو، پڑھے اور ہر چکر کو اسی دعا پر ختم کرے۔ جس پر ختم کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور مستند دعا یہ ہے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ: ۲۰۱)

طواف اور سعی میں تمام اذکار اور دعائیں پڑھنا مستحب ہے، واجب نہیں... اور توفیق دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 134

محدث فتویٰ